قطب مینار

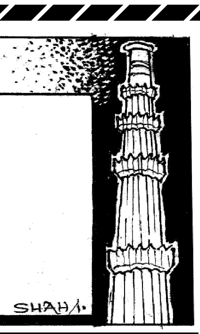

مختار ٹونکی
کالی پلٹن روڈ، پل محمد خان، ٹونک (راجستھان)

شاید تم نے اپنے کورس کی تاریخ والی کتاب میں پڑھا ہو کہ قطب الدین ایبک کو ہندوستان میں پہلا مسلمان فرماں روا اور حاکم ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس نے ہی یہاں ''غلام خاندان'' کی بنیاد رکھی تھی۔ قطب الدین ایبک نے مجموعی طور پر برِ صغیر ہند میں بیس سال اور چند ماہ حکومت کی۔ یوں تو وہ کئی حیثیتوں سے یاد رکھے جانے کے قابل ہے، لیکن ایبک کی یاد دلانے والی چیزوں میں سب سے اہم یادگار دہلی کا قطب مینار ہے جو لگ بھگ آٹھ سو برس سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی قائم و دائم ہے۔ قطب الدین ایبک کو فنِ تعمیر سے بھی بہت دلچسپی تھی۔ اس نے اپنی دیکھ ریکھ میں کئی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ دہلی کی مشہور جامع مسجد ''قوت الاسلام'' اس نے دہلی پر قبضہ کرنے کے فوراً بعد ۵۸۷ھ میں تعمیر کرائی تھی اور اسی کے ساتھ مہرولی میں قطب مینار کی بنیاد رکھی۔ عمارتوں کے ماہرین نے قطب مینار کو دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا ایک شاہکار مینار قرار دیا ہے۔ لال پتھر سے بنا ہوا اور دو سو اڑتیس فٹ بلند یہ عظیم الشان مینار موجودہ دہلی سے گیارہ میل دور شہر کے پرانے حصّے میں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے اور لوگ دور، دور سے اسے دیکھنے آتے بھی ہیں۔ جامع مسجد قوت الاسلام سے تقریباً ایک سو ساٹھ فٹ کے فاصلے پر مسجد کے بیرونی جنوبی صحن کے گوشے میں بنا ہوا ہے۔ اس مینار پر چڑھ کر موذّن اذان دیا کرتے تھے۔ مینار کی پانچ منزلیں ہیں۔ پانچویں منزل کو چھوڑ کر ہر منزل پر آگے کو نکلے ہوئے خوبصورت جھروکے ہیں جن کے نیچے قرآنی آیات نہایت خوبصورتی سے کندہ کرائی ہیں۔

قطب مینار کی شروع کی دو منزلیں قطب الدین ایبک نے ہی بنوائی تھیں، لیکن ۶۰۷ھ میں چوگان (پولو) کھیلتے وقت گھوڑے سے گر کر اس کی موت ہوگئی تھی۔ اس لیے تیسری اور چوتھی منزلیں اس کے جانشین شمس الدین التمش نے ۶۶۱ھ مطابق ۱۲۲۵ء میں تعمیر کرائیں۔ ۱۳۲۸ء میں فیروز شاہ کے عہد حکومت میں اس کی از سر نو مرمت کرائی گئی تھی کیوں کہ اس مینار پر بجلی گر گئی تھی اور کچھ حصّہ منہدم ہوگیا تھا۔ فیروز شاہ نے پانچویں منزل کا اضافہ بھی کرایا۔

عام طور پر یہ سوچا جاتا ہے کہ قطب مینار کا نام اس لیے قطب مینار پڑا ہوگا کہ قطب الدین ایبک نے اِس کی شروعات کی تھی اور یہ سوچ صحیح بھی ہے، لیکن مؤرخین

اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ قطب مینار کے نام کی نسبت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ سے تعلق رکھتی ہے اور مینار کے قریب ہی یہ ولی اللہ ابدی نیند سو رہے ہیں۔ التمش ان کا مرید تھا۔ بہر حال قطب مینار کی اہمیت وعظمت مسلم ہے۔ پرسی براؤنی نے اس کے متعلق لکھا ہے:

''یہ عمارت بہت پرکشش ہے۔ اُس زمانے کے

اور ''بک'' سے مراد سردار یا خان سے ہے۔ کچھ تاریخ نویسوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ قطب الدین کے ایک ہاتھ کی چھنگلیا انگلی ٹوٹی ہوئی تھی اس لیے لوگوں نے اس کو ایبک کہنا شروع کر دیا۔ ترکی زبان میں ''ایبک'' کے معنی انگلی کے ہیں۔

بہر حال قطب مینار دہلی میں قطب الدین ایبک کی یاد کو تازہ کرتا ہے جب کہ وہ لاہور کے انارکلی بازار

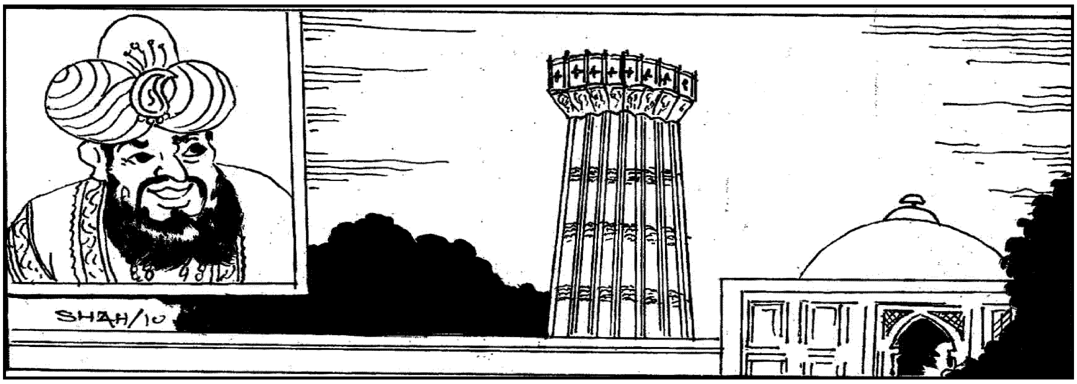

مختلف رنگ اس کی بانسری جیسی شکل منزلوں کی بدلتی ہوئی، ان پر ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی تحریریں، عام کاریگروں کے پتھروں کے تراشنے کا طریقہ چھجوں کے نیچے ہلتا جلتا سایہ، یہ سب مل کر ایک حسین اور دل فریب منظر پیش کرتے ہیں۔''

مینار کے اندر جو کتبہ لگا ہوا ہے اس میں بنیاد گزار قطب الدین ایبک کے نام کے آخری حصّہ میں ''اے'' اور ''بک'' کے الفاظ الگ الگ لکھے گئے ہیں۔ بعض مؤرخین نے اس سلسلے میں یہ وضاحت کی ہے کہ ''ایبک'' دراصل ایک ترک قبیلے کا نام ہے اور یہ مرکب لفظ ہے یعنی ''اے'' ترکی زبان میں ''چاند'' کو کہتے ہیں

میں اپنے مزار کے اندر آسودۂ خواب ہے۔

○○

توجہ طلب

- قلمکار حضرات اپنی تخلیقات کے ساتھ اپنا پاس بک میں درج نام انگریزی میں اسپیلنگ کے ساتھ ضرور لکھیں۔ اپنا مکمل پتا، پن کوڈ اور رابطے کے لیے فون نمبر بھی ضرور درج کریں۔
- قلمکاروں سے ایک گزارش اور ہے کہ بذریعہ ای۔ میل اپنی تخلیقات بھیجنے سے قبل اپنی تخلیقات کو ایک بار ضرور پڑھ لیں تاکہ اس میں پروف کی غلطیاں کم سے کم رہیں۔

—ادارہ